Regd. No. L. 5252 — بسم اللہ الرحمن الرحیم — رجسٹرڈ نمبر ایل ۵۲۵۲

اِنَّ الْفَضْلَ بِیَدِ اللّٰہِ یُؤْتِیْہِ مَنْ یَّشَآءُ
عَسٰٓی اَنْ یَّبْعَثَکَ رَبُّکَ مَقَامًا مَّحْمُوْدًا

روزنامہ
الفضل
ربوہ

فی پرچہ ۱/۰

یوم: چہارشنبہ * ۲۳ رجب ۱۳۷۴ھ

جلد ۴۴/۹	۱۶ امان ۱۳۳۴ھش * ۱۶ مارچ ۱۹۵۵ء	نمبر ۶۵

حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ بنصرہ العزیز کی صحت کے متعلق اطلاع

کل حضور کمزوری محسوس کرتے رہے شام کو طبیعت بہتر ہو گئی۔ عام حالت بفضلہ اچھی ہے

احباب حضور ایدہ اللہ تعالیٰ کی صحت کاملہ و عاجلہ کیلئے درد دل سے دعائیں جاری رکھیں

ربوہ ۱۵ مارچ۔ سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ بنصرہ العزیز کی صحت کے متعلق مکرم ڈاکٹر مرزا منور احمد صاحب کی طرف سے جو اطلاع موصول ہوئی ہے۔ وہ درج ذیل ہے۔

لاہور ۱۴ مارچ بوقت شام (بذریعہ تار) آج تیسرے پہر تک حضور کمزوری محسوس کرتے رہے اور معدے کی تکلیف کی وجہ سے دل بھی کچھ دھڑک رہا تھا۔ ۵ بجے شام کے قریب ڈاکٹر کرنل الٰہی بخش صاحب کو بلایا گیا۔ معائنہ کے بعد انہوں نے بتایا کہ دل بالکل درست حالت میں ہے۔ انہوں نے حضور سے کمرے میں چھڑی کے سہارے چلنے کے لئے کہا۔ اس کے بعد حضور برآمدے میں کافی دیر تک کرسی پر بیٹھے رہے شام کو حضور سیر کے لئے موٹر کار میں باغ جناح کی طرف تشریف لے گئے۔ حضور کی عام طبیعت بفضلہ اچھی ہے۔

احباب حضور ایدہ اللہ کی صحت کاملہ و عاجلہ کے لئے درد دل سے دعائیں جاری رکھیں۔

نوٹ: لائن خراب ہونے کے باعث آج صبح حضور ایدہ اللہ کی صحت کے متعلق بذریعہ فون کوئی اطلاع موصول نہیں ہو سکی۔

وزیر اعظم کی طرف سے کوئٹہ زلزلہ ریلیف فنڈ کا قیام

عوام سے دل کھول کر چندہ دینے کی اپیل

کراچی ۱۵ مارچ۔ جن لوگوں کو کوئٹہ کے حالیہ زلزلوں میں نقصان پہنچا ہے۔ ان کی امداد کے پیش نظر وزیر اعظم جناب محمد علی نے کوئٹہ زلزلہ ریلیف فنڈ کھولنے کا اعلان کیا ہے اور سارے ملک کے عوام سے اپیل کی ہے کہ وہ اس فنڈ میں دل کھول کر حصہ لیں۔ وزیر اعظم نے چندے کی اپیل میں کہا ہے کہ کوئٹہ میں زلزلے سے جو نقصان پہنچا ہے۔ اس پر سارے ملک میں ہمدردی کا اظہار کیا گیا ہے۔ اور بعض لوگوں نے تو حکومت سے دریافت کیا ہے کہ وہ اپنے مصیبت زدہ بھائیوں کی کس طریق پر امداد کر سکتے ہیں۔ چنانچہ اس سلسلے میں اب باقاعدہ یہ فنڈ قائم کیا جا رہا ہے۔ لوگ اپنے عطیہ جات حبیب بنک کے نام ارسال کر کے اس میں دل کھول کر حصہ لیں۔ امداد کی اپیل ابھی تک اس لئے شائع نہیں کی گئی تھی کہ نقصانات کا صحیح اندازہ لگایا جا رہا تھا۔ چنانچہ نقصانات کی جو تفاصیل مرتب ہوئی ہیں۔ ان سے معلوم ہوا ہے کہ نقصان اس قدر وسیع پیمانے پر ہوا ہے کہ بلوچستان حکومت کے اپنے وسائل اسے پورا کرنے کے لئے ناکافی ہیں۔ چنانچہ ان نقصانات کی تلافی میں تمام اہل ملک کو حصہ لینا چاہیئے۔

داخلی طور پر حکومت مصر کے سامنے سب سے اہم مسئلہ کمیونسٹوں کا ہے (صلاح سالم)

قاہرہ ۱۶ مارچ۔ فوجی رہنمائی کے مصری وزیر میجر صلاح سالم نے کہا ہے۔ کہ داخلی طور پر حکومت مصر کے سامنے سب سے اہم مسئلہ کمیونسٹوں کی تخریبی سرگرمیوں کو روکنا ہے۔ انہوں نے کل رات امریکی اخبار نویسوں سے ملاقات کے دوران میں کہا چوتھے نکتہ کے امدادی پروگرام کے تحت مصر کو جو امریکی امداد مل رہی ہے۔ میرے خیال میں وہ نو آبادیاتی اغراض سے پاک ہے۔ دوران ملاقات میں انہوں نے اس امر پر بھی زور دیا کہ جب تک فلسطین کا مسئلہ حل نہ ہو جائے۔ اور اسرائیل کو اقوام متحدہ کی منظور کی ہوئی قراردادوں کی پابندی پر مجبور نہ کیا جائے، اس وقت تک مشرق وسطیٰ میں حقیقی طور پر امن قائم نہیں ہو سکتا۔

دونوں دفاعی سمجھوتوں کا باہمی فرق

شامی وزیر خارجہ خالد العظم کا بیان

بغداد ۱۵ مارچ مشرق وسطیٰ کے دفاعی اقدامات پر بات چیت کرنے کے لئے حکومت شام کا جو وفد کل بغداد پہنچا ہے۔ اس کے لیڈر جناب خالد العظم نے کل ایک فرانسیسی اخبار نویس سے ملاقات کے دوران ترکی و عراق کے دفاعی معاہدے اور باہمی تحفظ کے نئے عرب سمجھوتے کا فرق واضح کیا۔ انہوں نے کہا ترکی و عراق کے معاہدے کا مقصد سارے مشرق وسطیٰ کے لئے عالمی نقطۂ نگاہ سے ایک دفاعی لائن قائم کرنا ہے برخلاف اس کے عرب ملکوں کے پیش نظر سب سے بڑا خطرہ اسرائیل کا ہے۔ اور اسی نقطۂ نظر سے مصر اور شام نے باہمی تحفظ کے ایک نئے معاہدے کی بنیاد ڈالی ہے۔

ایک مسلح روسی باشندے کا برطانوی سفارتخانے پر حملہ

ماسکو ۱۵ مارچ۔ گذشتہ اتوار کی رات کو ایک مسلح روسی باشندہ ماسکو کے برطانوی سفارتخانے میں داخل ہو گیا۔ اور اس نے پہریدار پر گولی چلا دی۔ سفارت خانے کے عملے نے کہا ہے۔ کہ اس بارے میں کچھ نہیں کہا جا سکتا۔ کہ یہ روسی باشندہ کس نیت سے سفارتخانے کی حدود میں داخل ہوا تھا۔ عام طور پر یہی خیال کیا جا رہا ہے کہ اس کی دماغی حالت ٹھیک نہیں ہے۔

کراچی کے احمدی نوجوانوں کی طرف سے کوئٹہ کے زلزلہ زدگان کی امداد

امدادی رقم بذریعہ تار کوئٹہ بھیج دی گئی

کراچی (بذریعہ ڈاک بوساطت شعبہ خدمت خلق مجلس مرکزیہ) احمدی نوجوانوں کی تنظیم "مجلس خدام الاحمدیہ" کی کراچی شاخ کے قائمقام قائد چوہدری عبدالحق صاحب ورک نے بلوچستان میں زلزلہ زدگان کی امداد کے لئے دو صد روپیہ کی ایک امدادی رقم کوئٹہ کے احمدی نوجوانوں کی تنظیم کے قائد کو روانہ کی ہے کراچی کے قائد نے کوئٹہ کے قائد مجلس کو ایک ہمدردی کا پیغام بھی بھیجا ہے جس میں مصیبت زدگان کی امداد کے لئے اپنے پورے تعاون کا یقین دلایا ہے۔

★ پشاور ۱۵ مارچ۔ کل پشاور یونیورسٹی کے چوتھے سالانہ کنووکیشن میں ۲۳۷ طلبا اور طالبات کو ڈگریاں ملیں

چھوٹی چھوٹی زمینوں کے الاٹیوں کو کچھ نہ کہا جائے

اضلاعی حکام کو حکومت سندھ کی ہدایت

کراچی ۱۵ مارچ۔ حکومت سندھ نے اضلاعی حکام کو ہدایات بھیجی ہیں کہ آبادی کی نئی سکیم کے سلسلے میں چھوٹی چھوٹی زمینوں کے الاٹیوں کو کچھ نہ کہا جائے۔ اور صرف ان لوگوں کی الاٹمنٹیں منسوخ کی جائیں۔ جنہوں نے دھوکہ دے کر بڑی بڑی زمینیں الاٹ کرا رکھی ہیں نیز اس بات کا بھی خیال رکھنے کی ہدایت کی گئی ہے۔ کہ جن لوگوں کے دعووں کی تصدیق ہو جائے انہیں ان کی موجودہ زمینوں پر ہی آباد رکھنے کی کوشش کی جائے۔

کھوکھراپار کے راستے مزید مہاجرین کی آمد

کراچی ۱۵ فروری۔ پچھلے ہفتہ کھوکھراپار کے راستے کچھ اور مہاجر پاکستان میں داخل ہوئے ہیں فروری ۱۹۵۰ء سے اب تک اس راستے سے ۵ لاکھ ۵۰ ہزار سے زائد مہاجر ہندوستان سے پاکستان میں داخل ہو چکے ہیں۔

ایڈیٹر: روشن دین تنویر

مسعود احمد پرنٹر و پبلشر نے ضیاء الاسلام پریس ربوہ میں طبع کرا کر دفتر الفضل ربوہ سے شائع کیا

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ

کا

ایک مکتوب

برادر عزیز سیٹھ صاحب

السّلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

مجھے جس دن فالج کا حملہ ہوا تھا اس سے ایک یا دو روز قبل آپ کو خط لکھ چکا ہوں۔ امید ہے کہ مل گیا ہوگا۔ اس دوران میں آپ نے اخباروں میں پڑھ لیا ہوگا۔ کہ مجھ پر فالج کا حملہ ہوا۔ اور اب میں پاخانہ پیشاب کے لئے بھی امداد کا محتاج ہوتا ہوں۔ دو قدم بھی چل نہیں سکتا۔

گزشتہ سال دوستوں نے مشورہ کیا تھا۔ کہ امریکہ علاج کے لئے جانا چاہیئے اور انہوں نے مل کر شوریٰ میں بھی ایک چندہ کی سکیم بنائی تھی۔ جو زمیندارہ کے مخالف حالات کی وجہ سے پورا تو نہیں ہو سکا۔ مگر بہرحال نصف کے قریب ہوگیا اس عرصہ میں ہم نے امریکہ کی ایکسچینج کی دقتوں کی وجہ سے امریکہ کا ارادہ چھوڑ دیا۔ یہ بھی معلوم ہوا کہ یورپ میں علاج بہت اعلیٰ ہوگیا ہے۔ خصوصاً سوئٹزرلینڈ کے ڈاکٹر امریکہ جا جا کر سیکھ کر آرہے ہیں۔ اور یو۔ این۔ او کی مدد سے یورپ کے ہسپتال بھی اپ ٹو ڈیٹ ہوگئے ہیں۔

بیماری کے اس حملہ کے بعد زندگی کا تو سوال نہیں رہا۔ کیونکہ زندگی کوئی اہم چیز نہیں ہے۔ سوال یہ پیدا ہوگی کہ میرا دماغ بیکار ہوگیا ہے۔ نہ میں سوچ سکتا ہوں۔ نہ میں تفصیلی طور پر کوئی سکیم اسلام کی فتح کی بنا سکتا ہوں۔ نہ تفسیر لکھ سکتا ہوں۔ اس لئے میں نے فیصلہ کیا ہے کہ میں یورپ ہو آؤں۔ تا کہ میں کام کے قابل ہو جاؤں ایسی حالت میں میں بیوی بچوں کو پیچھے نہیں چھوڑ سکتا۔ اس لئے سب کو ساتھ ہی لئے جا رہا ہوں۔ انشاء اللہ۔ لوگوں کی نگاہ میں اتنے بڑے قافلے کو لے جانا عجیب معلوم ہوتا ہے۔ مگر میرا یقین ہے۔ کہ وہ عجیب خدا ان حالات میں بھی میرے لئے عجائب ہی دکھائیگا۔ انشاء اللہ مشکلات رائی کائی ہو جائیں گی۔ آسمان گرائیگا اور زمین اُگائیگی اور خدا کے فرشتے ہر جگہ پر انتظام کرتے پھرینگے۔ کیونکہ آخر وہ میرے دوست اور ساتھی ہیں۔ خدا تعالےٰ نے ہمارے درمیان دوستی اور بھائی چارہ پیدا کیا ہے۔ پس آسمان پر جبرائیل اور زمین پر جبرائیل کے مظہر میرے کام میں لگیں گے۔ پھر مجھے فکر کس بات کی ہو۔ فکریں عارضی ہوتی ہیں۔ مگر خدا تعالےٰ ان فکروں کو بھی نرم کر دیگا۔

ولایت میں ہمارا پتہ وہی ہوگا جو ہمارا مشن کا پتہ ہے۔ آپ سہولت سے وہاں خط بھجوا سکتے ہیں۔ اگر کوئی تبدیلی ہوئی تو آپ کو اطلاع دے دونگا۔ ان دنوں آپ کا خاندان بھی بہت دعاؤں کا محتاج ہے۔ انشاء اللہ میں اس سفر میں آپ کے خاندان کو دعاؤں میں یاد رکھوں گا۔ آپ میری زندگی کے سفر کے ساتھی ہیں۔ پھر میں آپ کو کس طرح بھول سکتا ہوں۔ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے پاس اللہ تعالیٰ نے ایسے [illegible] الرحمٰنؓ۔ اللہ رکھا مدراسیؓ کی شکل میں اپنے فرشتے بھجوائے تھے۔ میرے پاس اللہ تعالیٰ نے آپ کی شکل میں فرشتے بھجوائے ہیں۔ اس لئے لازماً جب بھی کوئی فرشتہ آئیگا۔ تو آپ کو یاد کرا جائیگا۔ کیونکہ بھائی بھائی اور دوست دوستوں کو یاد رکھتے ہیں۔ جن کو خدا ملاتا ہے ان کا رشتہ کوئی نہیں توڑ سکتا۔ اللہ تعالیٰ سے دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ آپ کی اولاد میں بھی آپ جیسا اخلاص پیدا کرے۔ بلکہ آپ سے بھی بڑھ کر اور جو دنیوی برکات آپ کو اور آپ کے بھائیوں کو نصیب ہوئی تھیں۔ وہ اب آپ کی اولاد کی طرف منتقل ہو جائیں۔ اللہ تعالیٰ احمد بھائی مرحوم کی اہلیہ مکرمہ کو بھی صبر جمیل عطا فرمائے۔ اور ان کی اولاد پر بھی بڑے فضل کرے۔ اور ان کو اپنی ماں بہنوں کی خدمت کی توفیق بخشے۔ تا ان کے باپ کی روح خوش رہے۔

والسلام دستخط مرزا محمود احمد

ہندوستان کی جماعت کا خیال رکھیں۔ آپ کی طبیعت میں جو شرم و حیا ہے اس کی وجہ سے میں آپ پر کام کی بڑی ذمہ داری نہیں ڈالتا۔ مگر وقت آگیا ہے۔ کہ آپ آگے آکر جماعت کو مضبوط کریں۔ اور مرکز قادیان کو مضبوط کرنے کی سعی فرمائیں میں نے اپنا ایک بیٹا اس وادی غیر ذی زرع میں بسا دیا ہے۔ اللہ تعالےٰ اس کو کام کی توفیق دے۔ اور آپ دونوں ملکر اس وسیع ملک کے باوا آدم ثابت ہوں۔ ایک دن آنے والا ہے کہ ان ملکوں میں آپ لوگوں ہی کی روحانی اور جسمانی نسل ہوگی۔ آپ نے ہمیشہ میرے ساتھ وفاداری کا سلوک کیا۔ حالانکہ آپ انسان اور کمزور تھے۔ خدا تعالےٰ جو طاقتور اور مالک ساز و سامان ہے وہ کس طرح آپ سے بے وفائی کر سکتا ہے۔ اگر وہ آپ سے بے وفائی کرے گا۔ تو گویا مجھ سے بے وفائی کرے گا۔ مگر مجھ سے بے وفائی نہ پہلے اس نے کی نہ آئندہ کریگا۔ وہ میرے دائیں بھی بائیں بھی آگے بھی پیچھے بھی سر کے اوپر بھی اور دل کے اندر بھی ہو ہر ایک شخص جو میری طرف ہاتھ بڑھاتا ہے۔ خدا کی طرف ہاتھ بڑھاتا ہے۔ اور جو مجھ پر زبان چلاتا ہے خدا کی طرف چلاتا ہے۔ اس کی ماں اسے نہ جنتی تو اچھا تھا۔ اس کی دردناک حالت پر فرشتے رحم کریں۔

دستخط۔ مرزا محمود احمد

---

۳۱ مئی ۱۹۵۵ء

تحریک جدید کے پانچویں سال کے شروع میں حضور ایدہ اللہ تعالےٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا تھا کہ

"خدا تعالےٰ کی فوج میں تھک جانے والے اور ملال پیدا کرنے والے اور ہتھیار پھینک دینے والے اور نتائج کے متعلق جلد بازی کرنیوالے کبھی قبول نہیں ہوتے۔"

"آپ خدا تعالےٰ کے فضل و کرم سے تحریک جدید کے دورِ اول میں حصہ لیتے آئے ہیں۔ لیکن کچھ سالوں کا بقایا ہے۔ جس کی اطلاع آپ کو کر دی گئی ہے۔ مگر آپ نے اپنا بقایا ادا نہیں کی۔ یہ تو آپکو معلوم ہی ہے کہ بقایا دار کا نام فہرست میں نہیں آسکتا۔ آپ تھک نہ جائیں۔ بلکہ اپنا بقایا ۳۱ مئی ۱۹۵۵ء تک ادا کر کے نام درج فہرست کرالیں۔"

(وکیل المال تحریک جدید ربوہ)

دعائے مغفرت خاکسار کے والد بزرگوار مستری اللہ بخش صاحب عرصہ ڈیڑھ سال تک بیمار رہنے کے بعد ۱۲ مارچ ۱۹۵۵ء اس دار فانی سے عالم جاودانی کو سدھار گئے انا للہ وانا الیہ راجعون۔ احباب ان کی مغفرت اور بلندی درجات کے لئے دعا فرمائیں

نور الدین خوشنویس ربوہ

روزنامہ الفضل ربوہ
مورخہ ۱۴ امان ۱۳۳۴ہش

اشتعال انگیزی

بھارتی اخبار روزنامہ پرتاپ جالندھر کی اشاعت ۲۵ فروری میں حسب ذیل خبر شائع ہوئی تھی۔

قادیان ۲۳ فروری۔ سردار مہتاب سنگھ ڈسٹرکٹ رینٹ آفیسر کل یہاں آئے ان کی آمد کی وجہ احمدیوں کی طرف سے بکاسی مکانوں کی واپسی کا مطالبہ بیان کی جاتی ہے۔ پتہ چلا ہے۔ کہ احمدیوں نے ۱۰۸ ایسے مکانوں کی درخواست دی ہے۔ جن کے متعلق ان کا کہنا ہے۔ کہ یہ مکان انجمن جماعت احمدیہ کی ملکیت ہیں۔ اور چونکہ انجمن یہاں موجود ہے۔ اس لئے یہ مکان ہمیں واپس ملنے چاہئیں۔ ان مکانوں میں سکھ نیشنل کالج وید کور۔ کنہیا پاٹھ شالا۔ اور نور ہسپتال کی عمارتیں بھی شامل ہیں۔ اس کے علاوہ ۱۲۱ مزید مکانوں کے لئے بھی احمدیوں نے انفرادی طور پر درخواستیں دی ہیں۔ کہ چونکہ ہم پاکستان بننے کے بعد یہاں ہی رہ رہے ہیں۔ اس لئے ہمارے مکان ہمیں واپس ملنے چاہئیں۔"

(بدر مورخہ ۲۸ فروری ۱۹۵۵ء)

روزنامہ نوائے پاکستان لاہور نے جو جناب مرتضےٰ احمد خاں صاحب کی ادارت میں شائع ہوتا ہے۔ اپنی اشاعت میں معلوم ہوتا ہے۔ اسی خبر میں ناجائز تصرف کرکے بالکل ایک بے بنیاد خبر گھڑی۔ جس میں اپنی طرف سے باتیں ملا کر ظاہر کیا گیا ہے۔ کہ گویا پاکستانی احمدیوں نے یہ درخواستیں دی ہیں۔ اور پاکستانی احمدی بھارت جانا چاہتے ہیں۔ حالانکہ جیسا کہ پرتاپ کی خبر سے واضح ہے۔ پاکستان کے رہنے والے احمدیوں کا اس میں کوئی ذکر اذکار نہیں۔ اور نہ انہوں نے کوئی ایسی درخواستیں دی ہیں۔ جو احمدی شروع ہی سے قادیان میں رہتے چلے آئے ہیں۔ اور جو بھارت کے شہری ہیں۔ ان کا حق ہے کہ وہ اپنی ناجائز طور پر ضبط شدہ جائیدادیں واپس لیں۔ اور یہ ایک ایسی بات ہے۔ جس کو کوئی انصاف پسند انسان ناپسند نہیں کر سکتا۔ کہ کسی مسلمان کی جائیداد جو بھارت ہی میں شروع سے رہتا چلا آیا ہے۔ اور بھارت کا شہری ہے۔ ضبط ہو۔ چنانچہ بھارت میں اور بھی کئی ایسے واقعات ہوئے ہیں۔ کہ وہیں رہنے والے مسلمانوں کی جائیدادیں حکام نے ضبط کر لیں۔ جو بعد میں انہیں واپس دلائی گئیں۔

نوائے پاکستان نے پاکستانی عوام کو فریب دینے کے لئے پرتاپ کی خبر کو مسخ کیا۔ اور اس میں اپنی طرف سے غلط باتیں ملا کر بالکل ہی ایک جھوٹی خبر گھڑ دی۔ کیونکہ اگر وہ پرتاپ کی اصل خبر ہی شائع کر دیتا۔ تو عوام کو مشتعل کس طرح کر سکتا۔

افسوس ہے کہ نوائے پاکستان نے اس پر بس نہیں کی۔ بلکہ اپنی اس غلط بنیاد پر ایک اور جھوٹ کا محل تیار کرنے کی کوشش کی ہے۔ چنانچہ اپنی اشاعت ۳ مارچ ۱۹۵۵ء میں "مرزائیوں کے بدلے سکھ" کے زیر عنوان ایک اداریہ لکھا ہے۔ جس میں لکھتا ہے

"بھارت کے اخبار دادی ہیں۔ کہ مشرقی پنجاب کی حکومت مرزائیوں کی اس درخواست پر غور کر رہی ہے۔ کہ انہیں قادیان میں پھر سے آباد ہونے کی اجازت دے دی جائے اور ان کی غیر منقولہ جائیدادیں جو بحق سرکار ہند ضبط ہو چکی ہیں۔ انہیں واپس کر دی جائیں۔ اس اقدام کے بدلے میں حکومت پاکستان سے سکھوں کے لئے اسی قسم کے حقوق حاصل کئے جائیں۔ یعنی ان سکھوں کو جو پاکستان میں آکر آباد ہونا چاہیں ان کے مقدس مقامات مثلاً ننکانہ صاحب پنجہ صاحب وغیرہ میں آباد کرکے ان کی متروکہ جائیدادیں انہیں واپس دلا دی جائیں۔ جہاں تک مرزائیوں کے قادیان یا بھارت واپس جا کر آباد ہونے کا تعلق ہے۔ ہمیں اس پر کسی قسم کا اعتراض نہیں بھارت کی حکومت خوشی سے انہیں واپس لے سکتی ہے۔ اور ان کی متروکہ جائیدادیں انہیں واپس دلا سکتی ہے۔ لیکن اگر بھارت کی حکومت یہ چاہے۔ کہ اس کی اس مرزائیت نوازی کے بدلے میں حکومت پاکستان سکھوں یا ہندوؤں کے لئے ایسی ہی سہولتیں مہیا کرے۔ تو ہم کہیں گے۔ کہ حکومت پاکستان کو اس قسم کا تبادلہ اجناس کرنے کا کوئی حق حاصل نہیں۔ کہ مرزائیوں کو قادیان میں آباد کرانے کے لئے وہ سکھوں اور ہندوؤں کی ایک تعداد کو پاکستان میں بود و باش کرنے کی سہولتیں بہم پہنچائے۔ اور محض اس وجہ سے کہ مرزائی پاکستان کو چھوڑ کر بھارت میں آباد ہونے کے متمنی ہیں ہندوؤں اور سکھوں کو اپنی متروکہ جائیدادیں واپس دینے لگے۔ اور اس طرح مہاجرین کے حقوق پر اثر انداز ہو۔"

(نوائے پاکستان ۳ مارچ ۱۹۵۵ء)

یہ ایک ایسا امر ہے، جو نہ صرف بالکل بے بنیاد ہے۔ اور نہ صرف عوام کو احمدیوں کے خلاف مشتعل کرنے کے لئے گھڑا گیا ہے۔ بلکہ اس سے حکومت پاکستان پر بھی اتہام باندھا گیا ہے۔ اور اس طرح پاکستانی عوام کو حکومت پاکستان کے بھی خلاف مشتعل کرنے کی کوشش کی گئی ہے۔ کسی احمدی کو حکومت پاکستان کو اور ہمیں یقین ہے۔ کہ بھارت کی حکومت کو بھی اس کی خبر نہیں اور نہ کوئی ایسی تجویز کبھی سوچی گئی ہے۔ یہ تمام افسانہ "نوائے پاکستان" کے دماغ کی اختراع ہے۔ جس میں قطعاً کوئی حقیقت نہیں۔ اس قسم کی افترائیں پہلے بھی پھیلائی جاتی رہی ہیں۔ جس کے نتیجہ میں پنجاب کو ۱۹۵۳ء میں فسادات کا تجربہ کرنا پڑا۔ اب پھر احمدیوں کے خلاف منافرت پیدا کرنے کے لئے یہ ہتھیار استعمال کرنے کی کوشش کی جا رہی ہے۔ جس کی راہ نمائی نوائے پاکستان کے ایڈیٹر فرما رہے ہیں۔

ہمیں توقع ہے کہ حکومت پاکستان خاصکر حکومت پاک پنجاب نوائے پاکستان کی اس جسارت کو نظر انداز نہ کر دے گی کہ وہ ایسی غلط باتیں بنا کر ملک میں انتشار پھیلائے اور حکومت کو عوام میں بدنام کرنے کی کوشش کرے۔

شافی ہے تو شفا دے ہمارے امام کو

رحمت تری نظر میں سمائی ہوئی تو ہے
کچھ دل کی آگ آج بجھائی ہوئی تو ہے
طوفاں ہیں آندھیاں ہیں تلاطم ہیں چار سُو
لاتقنطوا پہ آس لگائی ہوئی تو ہے

پژمردہ ہے چمن، چمن والے اُداس ہیں
صبح بہار لا ذرا کلیوں کو پھول کر
کر غمزدہ نگاہیں مسرت سے ہمکنار
دُکھتے ہوئے دلوں کی دُعائیں قبول کر

تیرے فقیر تیری گلی میں ہیں آ گئے
پہچانتے ہوئے ترے عالی مقام کو
ہم تجھ سے بھیک مانگتے ہیں تیرے نام کی
شافی ہے تو شفا دے ہمارے امام کو

عبدالمنان ناہید

ہر صاحب استطاعت احمدی کا فرض ہے کہ اخبار الفضل خود خرید کر پڑھے۔

پیشگوئی پسرِ موعود کے چند پہلو

(ازمکرم میاں فضل کریم صاحب پراچہ بی۔اے۔ایل۔ایل۔بی)

اللہ تعالیٰ نے انسان میں بڑی قوتیں اور طاقتیں ودلیعت کی ہیں۔ لیکن علم غیب جب تک وہ خود ظاہر نہ فرمائے۔ کسی کو حاصل نہیں ہوتا۔ اپنی عقل ودانش کے مطابق ہر انسان اندازہ لگالیتا ہے۔ لیکن یقینی طور پر آئندہ کی نسبت وہ کچھ نہیں کہہ سکتا۔ یہ انسانی مشاہدہ ہے۔ کہ کوئی ماہر فن یا علم وسائنس طبیب یا ڈاکٹر دعویٰ نہیں کرسکتا اور نہ بتا سکتا ہے۔

(۱) کہ ہر لحاظ سے تندرست وتوانا کسی میاں بیوی کی اولاد ہوگی یا نہیں۔

(۲) اولاد ہوگی تو بیٹا ہوگا یا بیٹی۔

(۳) وہ زندہ رہے گی یا نہیں۔ وہ چھوٹی یا لمبی عمر پائے گی۔

(۴) اس کی قلبی۔ ذہنی۔ دماغی اور جسمانی حالت کس قسم کی ہوگی۔

(۵) زندگی میں اسے کیسے واقعات کا سامنا کرنا پڑیگا اور

(۶) وہ اولاد اگر عمر پائیگی تو آگے اسکی اولاد ہوگی یا نہیں۔

ایسا اگر کوئی دعویٰ کرے۔ تو اسے پاگل ومجنون سمجھا جائیگا۔ دنیا اس پر ہنسی اڑائیگی۔ اور اس کے امکان سے انکار کرے گی۔ مسز اینی بسنت تھیوسافیکل تحریک کی مشہور رہنما نے ایک لڑکا پال رکھا تھا۔ اور ساری دنیا میں پراپیگنڈا کیا۔ کہ وہ مشرق کا ستارہ ثابت ہوگا۔ اور دنیا کی اصلاح کے لیے کھڑا ہوگا۔ مگر اے بسا آرزو کہ خاک شدہ۔ نہ مسز اینی بسنت رہیں اور نہ ان کے موعود مصلح کا نام ونشان رہا۔

مگر جب انسانی مشاہدہ کے برخلاف اس قسم کا ناممکن امر کسی انسان کی قبل از وقت اطلاع کے مطابق ظہور میں آئے۔ تو یہ تسلیم کرنا پڑیگا۔ کہ وہ کوئی غیر معمولی انسان کسی ایسی ہستی سے تعلق رکھتا ہے۔ جس کی نہ صرف مستقبل پر نظر ہے۔ بلکہ وہ یہ بھی قدرت رکھتی ہے۔ کہ اس اطلاع کے مطابق تمام ناساعد حالات۔ روکوں اور مزاحمتوں کے باوجود اس اولاد کو زندہ رکھ سکے۔ اور اس کے لیے اسکی زندگی میں پہلے بتائے ہوئے حالات پیدا کرسکے۔ اور اسی راستہ پر اسے لے جاسکے۔ جو اس نے پیشتر سے ہی مقرر کر رکھا ہے۔

بائیبل بتاتی ہے۔ کہ حضرت ابراہیم علیہ السلام اسی سال سے اوپر تھے۔ آپ کی بیوی سارہ بانجھ تھیں۔ ایک عام بشارت کثیر اور ان گنت اولاد ہونے کی خداوند نے انہیں دی۔ حضرت ہاجرہ آپ کی دوسری بیوی جسے یہود ونصاریٰ بغض وعناد کے باعث لونڈی کہتے ہیں۔ حاملہ ہوئی۔ سارہ نے اس پر تشدد کیا۔ اور وہ دشت کی جانب بھاگ گئی۔ نہایت بے چارگی کی حالت میں اللہ تعالیٰ نے اپنے فرشتہ کے ذریعہ اسے خاص بشارت دی۔ میں تیری اولاد کو بہت بڑھاؤنگا یہاں تک کہ کثرت کے سبب اس کا شمار نہ ہوگا۔ ...... تو حاملہ ہے اور تیرے بیٹا ہوگا۔ اس کا نام اسماعیل رکھنا۔ اس لیے کہ خداوند نے تیرا دکھ سن لیا وہ گورخر کی طرح آزاد مرد ہوگا۔ اس کا ہاتھ سب کے خلاف ہوگا۔ اور سب کا ہاتھ اس کے خلاف ہوگا۔ اور وہ اپنے سب بھائیوں کے سامنے بسا ہوگا۔ (پیدائش) اس عورت کو بھی اس پر یقین کامل تھا۔ چند الفاظ میں ہونے والے بچہ کی صفات۔ اسے پیش آنے والے واقعات۔ اس کی لمبی عمر اور پھر اسکی نسل در نسل ترقی اور ان کی تاریخ بھی بتادی۔ یہ قبل از وقت اطلاع چار ہزار سال سے پوری ہوتی چلی آرہی ہے۔ اور اسی طرح تا قیامت ہوتی رہے گی۔

حضرت ذکریا ضعیف العمر تھے۔ اور آپ کی بیوی بانجھ تھیں۔ انہوں نے اولاد کے لئے دعا کی۔ بشارت ملی۔ تیرا بیٹا ہوگا۔ عمر پائے گا۔ اور فلاں فلاں صفات لئے ہوگا۔ یحیٰی حسب اطلاع غیبی پیدا ہوئے۔ عمر پائی اور وہ صفات لیے ہوئے تھے۔ جو بتائی گئی تھیں۔ لیکن ان کی پشت سے اولاد ہونے کی نسبت کوئی امر اس اطلاع میں نہ تھا۔ چنانچہ آپ کو ہیرودیس نے قتل کرادیا۔ حضرت مریم کنواری تھیں۔ بیٹا پیدا ہونے کی اطلاع دی گئی۔ جو ان کے لئے اس صورت میں کہ ان کا کسی مرد سے تعلق نہ تھا۔ عجیب خبر تھی۔ اس کی صفات اس کے کام اس کا رتبہ ومقام بتادیا گیا۔ وہ پیدا ہوئے۔ اس کے مطابق انہوں نے عمر پائی۔ اور وہی صفات لئے ہوئے تھے۔ اور انہوں نے وہی مقام ورتبہ پایا۔ لیکن آگے نسل چلنے کی نسبت کوئی اشارہ نہ تھا۔

اس زمانہ میں حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے جب آپ کی عمر پچاس سے اوپر تھی۔ اور آپ دائم المریض تھے۔ اللہ تعالیٰ سے اطلاع پاکر اولاد کے ہونے اور اس میں سے ایک خاص بیٹا خاص صفات سے متصف پیدا ہونے کی پیشگوئی بطور صداقت اسلام اور بانیٔ اسلام صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم بڑے زور سے بذریعہ اخبار واشتہارات ملک کے طول وعرض میں مشتہر کی۔ میعاد اس وعدہ کے پورا ہونے کی نو سال مقرر تھی۔ (اشتہار ۲۰ فروری ۱۸۸۶ء) اس مقررہ میعاد کے اندر وہ موعود بیٹا پیدا ہوا۔ اور اب تک بفضلہ زندہ ہے۔ جس صورت میں ہر انسان اسے مل کر اسے دیکھ کر اس نشان کی صداقت کی تصدیق کرسکتا ہے۔ گذشتہ زمانہ کے انبیاء کی ایسی پیشگوئیوں کی نسبت ایک طبیب ڈاکٹر یا فلسفی یا سائنسدان کے لیے کسی حد تک شک وشبہ کی گنجائش ہوسکتی ہے۔ لیکن اس میں کوئی ایسی صورت نہیں ہے۔ اور اگر وہ ایسا امر اور صورتوں میں بھی ممکن الوقوع خیال کرتے ہیں۔ اور اسے نرالا اور انسانی طاقت وعلم سے بالا نہیں سمجھتے۔ تو اس قسم کی کوئی اور مثال دکھادیں۔ یا اس قسم کا دعویٰ کریں۔ یا ایسی اطلاع اپنے یا کسی اور انسان کے متعلق اپنے کسی علم کی بناء پر دے کر ہمارے اس پیشکردہ نشان کا بطلان ثابت کریں۔

دوسرا پہلو

ہر چیز کی عظمت اور خیر وخوبی کا صحیح اندازہ اس وقت لگایا جاسکتا ہے۔ جب اس کے مقابل پر اس کی مخالف کوئی چیز ہو۔ روشنی کی کمال تاریکی۔ کھانے پینے کی انتہائی بھوک وپیاس۔ رحم وکرم کی ظلم وستم۔ بارش کی شدید گرمی اور لُو کے مقابل پر قدر وقیمت معلوم ہوتی ہے۔ اللہ تعالیٰ سے ... کی عظمت ... کی مخالفت اور تکذیب کی نسبت سے ظاہر ہوتی ہے۔ جتنی زیادہ اس کی مخالفت ہوگی۔ اتنی اس کی شان بڑھتی ہے۔ بالفاظ دیگر نشان جتنا بھی عظیم ہوگا۔ اتنے ہی زیادہ اس کے ظاہر ہونے سے پہلے ناساعد اور ناموافق حالات نظر آتے ہیں۔ اور اس کے وقوع پذیر ہونے کے آثار ہی نہیں پائے جاتے۔ مخالفین خوش ہوکر استہزاء اور تمسخر کرتے ہیں۔ اور موافق بھی گھبرا جاتے ہیں۔

حضرت ہاجرہؓ کے حالات کیسے ناموافق تھے۔ اور کیسے کیسے مصائب سے انہیں دوچار ہونا پڑا۔ کیا یہ امید کی جاسکتی تھی۔ کہ ایک بے کس عورت جسے فاران کے بے آب وگیاہ دشت میں نہایت کس مپرسی کی حالت میں بھوکا پیاسا مرنے کے لئے بھیج دیا گیا تھا۔ اپنے جیتے جی اپنا بیٹا بادشاہ بنا ہوا اور بارہ پوتے بھی شاہزادے بن کر اپنے اپنے وسیع علاقوں پر حکمرانی کرتے ہوئے دیکھے گی۔ اور سارہ کی اولاد جو ابراہیمی برکات اور مال ومتاع کی واحد بلاشرکت غیرے وارث اور خداوند کی چنیدہ قوم اپنے آپ کو خیال کرتی ہے۔ چار سو سال تک مشرک بت پرست فرعونیوں کی ذلیل ترین غلامی میں مبتلا رہے گی۔ اور وہ اپنے سامنے اپنے سوتیلے بھائیوں اسماعیلیوں کو ان کے اختیار کردہ وطن میں گورخر کی طرح آزاد۔ بسا ہوا خوش وخرم حسرت کی نگاہوں سے دیکھا کرے گی۔ کیا اس وقت یہ گمان ہوسکتا تھا۔ کہ اس مظلومہ کے بھوک وپیاس سے ایڑیاں رگڑنے والے قریب المرگ بیٹے کی صلب سے ان گنت اولاد ہوگی۔ اور اس میں سے وہ بے مثال مردِ خدا بھی پیدا ہوگا۔ جو سارہ کی اولاد اور اس کے حامیوں کی بے انتہا طاقت وقوت کے ہوتے ہوئے ان کے اور دوسرے تمام مذاہب کی اصل تعلیم کے منافی عقائد کے خلاف عالمگیر یلغار کردے گا۔ اور وہ سب مل کر اس کے خلاف ہاتھ اٹھائیں گے۔ اور باوجود اس مخالفت مزاحمت اور بغض وعناد کے جس کی آگ ڈھائی ہزار سال سے ان کے سینوں میں بھڑک رہی تھی۔ اسماعیلی ان کے سامنے آزاد بسا رہے گا۔

کیا یہ کسی کے خیال میں تھا۔ کہ اس "لونڈی" کا ایک بچہ آزاد سارہ کی اولاد کے "قدیم ٹیلوں اور ازلی پہاڑوں" کو دھنکی ہوئی روئی کی طرح اڑادیگا۔ سر جان بوگٹ گلب نے اپنی تصنیف دی عرب ... کے صـ۲۷ پر لکھا ہے:۔

"نبی عرب (صلی اللہ علیہ وسلم) کی وفات کے آٹھ سال بعد آپ کے پیروؤں نے کسریٰ اور بازنطینی حکومتوں کے اقتدار کا جن کا بارہ سو سال سے دنیا کے بہت بڑے حصہ پر غلبہ چلا آتا تھا۔ مکمل خاتمہ کردیا۔ آٹھ سال کے عرصہ میں ہی بدویانِ اعظم نے اس حکومت کے جو چھ سو سال تک رومی حکومت کے حملوں کا کامیابی کے ساتھ مقابلہ کرتی چلی آرہی تھی۔ پرخچے اڑادیئے"۔

پھر لکھتے ہیں:۔ "روم اور ایران معلومہ دنیا میں عظیم ترین سلطنتیں تھیں۔ جن کا مقابلہ آج کل کے برطانیہ۔ امریکہ۔ روس سے کیا جاسکتا ہے۔ دونوں طاقتوں پر نو سال کے اندر اندر بیک وقت عربوں نے دھاوا بول کر تباہ کردیا"۔ اس عرصہ میں ان کی تباہی وہ معجزانہ قرار دیتا ہے۔

اب بھی دو تین صدیوں سے اسماعیلی شاخ کی اسی طرح مخالفت جاری ہے۔ یہ زمانہ قلم اور اشاعت کا ہے۔ مخالفین اسلام نے اسلام اور بانیٔ اسلام علیہ الصلوٰۃ والسلام کے خلاف اس عرصہ میں اتنا لٹریچر شائع کیا ہے۔ کہ انہوں نے اپنے مذہب کی تائید میں نہیں کیا ہوگا۔ اور اربوں روپیہ وہ پانی کی طرح اس غرض کے لئے بہاتے رہے ہیں۔ لیکن اسماعیل اسی طرح اپنے وطن میں آزاد بسا ہوا ہے۔ چار ہزار سال کی مخالفت اور دشمنی سارہ کی اولاد اور اس کے حامیوں کی اس کا کچھ بگاڑ نہ سکی۔ اگر یہ روکیں مزاحمت اور مخالفت نہ ہوتی جس کی دنیا میں کوئی نظیر نہیں ہے۔ تو ہاجرہؓ کی بشارت کی یہ شان بھی ظاہر نہ ہوتی۔ اور نہ اسکی اتنی عظمت اور ہیبت ہوتی۔

حضرت موسیٰ علیہ السلام نے اپنے آخری وقت بنی اسرائیل کو جمع کرکے انہیں ایک پیش از وقت خبر دی فرمایا۔ "خداوند سینا سے آیا۔ شعیر پر طلوع ہوا۔ اور کوہ فاران پر جلوہ فگن ہوا۔ اور دس ہزار قدوسیوں کے ساتھ آیا۔ (استثناء ۳۳/۲)

بعد ہجرت مدینہ میں حضرت نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے رؤیا دیکھا۔ کہ آپ اپنے ساتھیوں کے ہمراہ مکہ تشریف لے گئے۔ بیت اللہ کا طواف اور حج کر رہے ہیں۔ اس سال آپ اپنے ہمراہ چودہ سو صحابی لیکر بہ نیت حج روانہ ہوئے۔ مکہ کے باہر کفار مکہ نے مزاحمت کی۔ اور آگے جانے اور حج کرنے سے روک دیا۔ مرنے مارنے کے لیے تیار ہوگئے۔ مسلمان بھی یہ دیکھ کر کہ وہ بلاوجہ روکے جارہے ہیں۔ گو وہ یہ ارادہ کرکے نہیں آئے تھے۔ لڑنے کے لئے تیار ہوگئے۔ مگر صلح ہوگئی۔

معاہدہ ہوا۔ جو صلح حدیبیہ کے نام سے مشہور ہے۔ اس کے شرائط بظاہر اس قسم کے تھے۔ جو مسلمانوں کے لئے نہایت مضر اور کفار کے مفید مطلب اور منشاء کے مطابق تھے۔ مسلمانوں پر اس کا بہت بُرا اثر ہوا۔ رویا ربھی پورا نہ ہوا۔ حج بھی نہ کر سکے۔ اور معاہدہ بھی ایسا ہوا کہ اس میں ان کی ذلت ہوئی۔ وہ سخت کبیدہ خاطر مُردوں کی طرح ہو گئے۔ کفار بڑے خوش تھے۔ مسلمان چار و ناچار اپنے پڑاؤ پر مناسک حج بجز و ناں کر سکتے تھے۔ کر کے واپس آ گئے۔

مکہ والے عہد شکنی کے مرتکب ہوئے۔ اور شرارتوں سے باز نہ آئے۔ حضرت نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے نہایت خاموشی اور رازداری سے مکہ پر فوج کشی کی تیاری شروع کر دی۔ ایک دن اپنے دس ہزار "ٹھیک دس ہزار" قدوسی ساتھیوں کے ہمراہ مکہ کی آس پاس پہاڑیوں کوہ فاران پر آپ اچانک جلوہ نما ہوئے۔ اور آپ کی آمد بروئے توریت خداوند خدا رب الافواج کی آمد تھی۔ مکہ والے مقابلہ کی تاب نہ لا کر اپنے گذشتہ مظالم اور وحشیانہ سلوک کی معافی کے خواستگار ہوئے۔ اور وہ شیریں مقال خوبرو سفید و سرخ محبوب دس ہزار میں جھنڈے کی طرح کھڑا عفو و درگذر کا مجسمہ ابر کرم بن کر ان پر برسا۔ اور لاتثریب علیکم الیوم کہہ کر ان کے تمام گناہ اور ظلم و ستم بخش دیئے۔ یہود و نصاریٰ کی توقع کے بالکل خلاف مصیبت زدہ ہاجرہ کے گھرانے کا چشم و چراغ چشم زدن میں سارے عرب کا بادشاہ بن گیا۔

اگر اس سے پہلے کفار مکہ مخالفت اور مقابلہ نہ کرتے۔ حج سے مسلمانوں کو روک کر خوش نہ ہوتے۔ اور استہزاء نہ کرتے۔ اور مسلمانوں پر وہ تزلزل نہ آتا۔ جو صلح حدیبیہ کے موقع پر آیا تھا۔ تو اس فتح کی وہ عظمت اور شان نہ ہوتی۔ اسی طرح اگر اس وقت لڑائی ہو جاتی۔ مسلمان فتح پا لیتے۔ یا طواف اور حج کر پاتے۔ فاران پر جلوہ نمائی کی وہ ہیبت دلوں پر طاری نہ ہوتی۔ اور نہ خداوند کی دس ہزار قدوسیوں کی معیت میں آمد ہوتی۔ اس مزاحمت مخالفت اور ناموافق حالات نے حضرت رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی رویا حضرت موسیٰ علیہ السلام کی پیشگوئی کو چار چاند لگا دیئے۔

بالکل ان گذشتہ تاریخی واقعات کی طرح حضرت مسیح موعودؑ کے اس نشان سے متعلق واقعات رونما ہوئے۔ آپ نے اپنے دعویٰ سے تین چار سال قبل اسلام اور بانیٔ اسلام علیہ الصلوٰۃ والسلام کی عظمت و شان اور صداقت کے اظہار کے لئے اللہ تعالیٰ سے نہایت تضرعانہ دعائیں کر کے ایک نشان مانگا۔ آپ کو کثیر اولاد در اولاد کی بشارت دی گئی۔ اور ایک خاص بیٹے کی نسبت خبر دی گئی۔ کہ وہ لمبی عمر پائے گا۔ فلاں فلاں صفات سے متصف ہو گا۔ دنیا کے کناروں تک شہرت پائے گا۔ اسلام اور نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا ساری دنیا میں نام روشن کرے گا۔ قرآن کریم کی عظمت قائم کریگا۔ پھولیگا۔ پھلیگا۔ بے حد فہیم و ذکی ہو گا۔ ظاہری و باطنی علوم سے پُر کیا جائے گا۔ اور اس کی زندگی میں اس کے پیش آنے والے بعض خاص خاص واقعات بھی بتا دیئے گئے۔

ایک بیٹا پہلے پیدا ہوا۔ جسے پیشگوئی میں بشیر اول کا نام دیا گیا۔ بعض اپنے و بیگانے اسے پسر موعود سمجھنے لگے۔ مگر حضرت مسیح موعودؑ نے کوئی قطعی رائے یا خیال ظاہر نہ فرمایا۔ اور فرماتے جب تک کوئی صاف اور صریح اطلاع اللہ تعالیٰ سے نہ ملے۔ وہ اسکی نسبت کچھ کہہ نہیں سکتے۔ وہ سولہ ماہ زندہ رہ کر فوت ہو گیا۔

غیروں نے تو اعتراض کرنا ہی تھا۔ موافقین پر بھی گہرا اثر ہوا۔ اور ان پر ایک تزلزل آ گیا۔ پیشگوئی کے بظاہر نہ پورا ہونے اور غلط ثابت ہونے کے متعلق اسلام اور نبی کریم صلے اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کی صداقت پر اعتراضات سے پُر اشتہارات اور اخبارات میں بہت سے مضامین شائع ہوئے۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے اس طوفان بے تمیزی کے خلاف اور حقیقت کا اظہار کرنے کے لئے ایک اشتہار موسومہ سبز اشتہار شائع فرمایا۔ جو پڑھنے سے تعلق رکھتا ہے۔ کچھ عرصہ بعد نو سال کی میعاد کے اندر اندر ۱۲ر جنوری ۱۸۸۹ء کو ایک اور بیٹا آپ کا پیدا ہوا۔ باوجود صحت کی نرمی۔ جسمانی روحانی لحاظ سے لمبی عمر کے کوئی آثار نہ ہونے کے وہ بچہ دنیا کی عام توقعات کے خلاف بڑھتا چلا گیا۔ بچپن میں بعض اپنے پوشیدہ طور پر اس کے مخالف پیدا ہو گئے اور آئندہ زندگی میں ترقی کرنے یا قومی یا دینی خدمت کرنے کی قابلیت کی نسبت نومیدی کا عام طور پر اظہار کرنے لگے۔ چھوٹی ہی عمر میں اس پر خلافت کی چادر ڈالی گئی۔ علمی۔ انتظامی۔ مالی بلکہ ہر دنیاوی لحاظ سے ایک قلیل نہایت کمزور جماعت کے ساتھ ایک پہاڑ اس نے اپنے ناتواں اور ناتجربہ کار کندھوں پر اٹھا لیا۔ بیت المال میں بلا مبالغہ پورا ایک روپیہ بھی نہ تھا۔ صرف دس آنے تھے۔ ان حالات میں جوں جوں اس نے آگے بڑھنے کی کوشش کی۔ مزاحمت بڑھنے لگی۔ لیکن وہ قادر و قدیر ہستی جس نے اتنا عرصہ پہلے اس کے زندہ رہنے۔ لمبی عمر پانے۔ اس کی ذہنی۔ قلبی اور دماغی رتبہ و مقام اور اس کے کارہائے نمایاں کی اطلاع دی تھی۔ اپنے فضل اور نصرت کے ساتھ ان ناساعد حالات میں حسب وعدہ اپنے اسے ترقی پر ترقی دیتا گیا۔

اپنے کہتے یہ وہی پسر موعود ہے۔ اپنوں میں سے جو مخالف ہو گئے تھے۔ کہتے وہ حلفاً اعلان کر دے۔ کہ اس پیشگوئی کا اطلاق اسی کی ذات پر ہوتا ہے۔ تو وہ اس کے ساتھ ہو لیں گے۔ لیکن وہ مرد خدا ہمیشہ حزم و احتیاط سے کام لیتا رہا۔ اور یہی کہتا رہا۔ جب تک کوئی صریح اطلاع عالم الغیب کی جانب سے نہ ہو۔ جس نے خود ہی یہ پہلے اطلاع دی تھی وہ اپنے آپ کو اس کا مصداق نہیں کہہ سکتا۔ آخر اللہ تعالیٰ نے اسے اطلاع دی جس کا اس نے بار بار حلفاً اعلان کیا۔ لیکن مخالفت میں پھر بھی کوئی کمی واقع نہ ہوئی بلکہ بڑھتی چلی گئی۔ مشکلات پر مشکلات اور مصائب کے پہاڑ اس پر ٹوٹ پڑے وہ اپنے عزیز وطن سے نکلنے پر مجبور ہوا۔ کئی سال تک بے آب و گیاہ دشت گارے اور پھوس کے جھونپڑوں میں رہ کر اس نے اپنا کام جاری رکھا۔ اس کے خلاف سازشیں ہوئیں۔ اس کے نظام و جماعت درہم برہم کرنے کے لئے عوام اور حکومت کی حمایت حاصل کرنے کے لئے کوششیں کی گئیں جو مُہر کی طرح ناکام رہیں۔ اس پر قاتلانہ حملہ کیا گیا۔ مگر حسب وعدہ الٰہی معجزانہ طور پر ہر ابتلا سے کندن ہو کر خدا کے فضل اور رحم کے ساتھ بڑھتا ہی چلا گیا۔ پھول رہا ہے۔ پھل رہا ہے۔ دنیا کے کناروں تک شہرت پا رہا ہے قرآن کریم۔ رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم اور اسلام کی عزت و شان دنیا کے کونہ کونہ میں ظاہر کر رہا ہے دشمنان اسلام کے مقابل خم ٹھونک کر کھڑا للکار رہا ہے اور کوئی مقابلہ پر نہیں آتا۔ اطلاع غیبی کے کے مطابق تمام صفات سے متصف اڑسٹھ سال کے سِن میں زندہ خدا کا زندہ نشان ہمارے درمیان موجود ہے۔ ہاتھ کنگن کو آرسی کیا۔ اس کے سلسلہ احمدیہ کے مخالف اسلام کے دشمن قرآن کریم کے معترض۔ عالم فاضل۔ ڈاکٹر طبیب۔ فلسفی۔ سائنسدان اور دہریئے آئیں اور آج سے ستر سال قبل کی پیشخبری حرف بحرف پوری ہوتی دیکھ لیں۔ اس کے ہر پہلو سے آزمائش کریں اور اپنے تمام علوم و فنون اور سائنس کے ذریعہ اس کی پڑتال کر لیا۔ اطمینان و تسلی دنیا اللہ تعالیٰ کا کام ہے۔

اگر شروع سے مسلسل مخالفت و مزاحمت نہ ہوتی اور یہ طوفان بے تمیزی برپا نہ ہوتے تو اس نشان کی وہ عظمت و شان بھی نہ ہوتی۔

تیسرا پہلو

اس پیشگوئی میں یہ خبر بھی ہے "وہ اسیروں کی رستگاری کا موجب ہوگا" ہر وہ فرد یا قوم جو مصیبت میں مبتلا ہو اور اس کی نجات کا موجب پسر موعود ہو اس پر اس کا اطلاق ہو سکتا ہے یا دنیا کی حرص و آز میں پھنسے ہوئے انسان جو اس کے ذریعہ سے راہ راست پر آئیں اس کے مصداق ہو سکتے ہیں۔ لیکن یہ محدود نظریہ ہے۔ یہ نشان وسعت کے لحاظ سے ساری دنیا پر اثر پذیر ہو رہا ہے اور ہوتا رہے گا۔ اسیروں کی رستگاری سے متعلق حصہ بھی ایسے اسیروں کی نسبت ہے جو بین الاقوامی اسیری میں مبتلا ہیں اور ہزارہا سال سے ان کی یہی حالت چلی آتی ہے اور ہر قوم اپنے اقتدار کے زمانہ میں انہیں اپنی اسیری میں لانے کی کوشش کرتی رہی ہے جسمانی ذہنی قلبی اور دماغی لحاظ سے ان میں غلامی سرایت کر چکی ہے۔ میری مراد افریقہ کی حبشی اقوام سے ہے۔ وہ اسیر ہو کر دنیا کے کونہ کونہ میں ہمیشہ زمانوں سے جاتے رہے۔ اور تقریباً ہر ملک میں وہ پائے جاتے ہیں۔ مغربی اقوام اپنے بلند بانگ دعووں کے باوجود انہیں ابھی تک انسان نہیں سمجھتیں۔ ان سے میل جول رکھنا معیوب سمجھا جاتا ہے۔ امریکہ جیسے آزاد خیال ملک میں ان کے بچوں کے لئے ابھی تک علیحدہ سکول ہیں۔ اشتراکی گورے بھی ان سے مجلسی تعلقات پسند نہیں کرتے (ملاحظہ ہو گاڈ ویٹ فیلڈ) ان کے اپنے ملکوں میں دنیاوی ادارے تو الگ رہے عبادت خانوں اور گرجوں میں بھی ان کے لئے الگ نشستیں ہوا کرتی ہیں۔

جنوبی افریقہ میں آجکل گوری قوموں کے ناجائز و ناروا رویہ کے باعث کالی گوری قوموں کی علیحدگی کا سوال جسے اپارتھیڈ کہتے ہیں نہایت پیچیدہ صورت اختیار کر چکا ہے اور مذہبی رہنما بھی جو یسوع مسیح کی عالمگیر محبت پر بڑے بڑے لیکچر دیا کرتے ہیں اس میں بُری طرح ملوث ہو چکے ہیں۔ اس ملک میں تیس سال بعد تمام قوموں کے پادریوں کی ایک مذہبی مجلس جوہنس برگ میں دسمبر ۱۹۵۴ء میں منعقد ہوئی اس کے پنڈال میں گورے اور کالے پادریوں کی نشستوں کے لئے الگ الگ حصے مقرر تھے۔ باوجود دسمبر کے اجلاس میں ٹرانسوال کی انجمن پادریان کے صدر ریورینڈ اویسی ڈی تھوکی نے ایک نہایت پریشان کن سوال اٹھایا "اگر یسوع مسیح اس مجلس کے پنڈال میں تشریف لانا پسند فرمائیں تو پادریوں کے کس گروہ گورے میں یا کالے میں بیٹھیں گے؟" یسوع مسیح کی سفید بھیڑوں کے پاس کوئی جواب نہ تھا۔

پسر موعود ان کی سیاہ فام مظلوم بین الاقوامی اسیروں کی رستگاری کا موجب ہوگا۔ آثار بھی اس کے نظر آ رہے ہیں۔ مجھے یاد ہے ایک مرتبہ قادیان میں مجلس عرفان میں حضرت مصلح موعود ایدہ اللہ الودود نے فرمایا۔

"دنیا میں آئندہ طاقت افریقہ کی سیاہ فام اقوام ہوں گی۔ یہ بیچاری قومیں زمانوں سے مظلوم اور ماریں کھاتی چلی آ رہی ہیں۔ اللہ تعالیٰ انہیں اب ترقی دے گا۔"

اس سے آپ کی دور بینی کا اندازہ ہو سکتا ہے اور عملاً بھی دنیا کے تبلیغی پروگرام میں آپ کی توجہات زیادہ تر انہی اقوام کی طرف ہیں اور بفضلہ تعالیٰ آپ کے اس مقصد میں حیرت انگیز ترقی ہوتی ہوئی نظر آ رہی ہے۔

درخواستہائے دعا

(۱) میرا لڑکا عزیز عبدالحئی دسویں جماعت کا امتحان دے رہا ہے احباب کامیابی کیلئے دعا فرمائیں۔
ماسٹر محمد مولاداد پریذیڈنٹ جماعت احمدیہ شہزادہ براستہ چونڈہ ضلع سیالکوٹ

(۲) میری ایک لڑکی بشریٰ فرسٹ ایئر۔ دوسری شفقت ایئر اور تیسری میڈیکل بشریٰ فرسٹ ایئر کا امتحان دے رہی ہیں ان کی کامیابی کیلئے دعا کی درخواست ہے
بیگم شریف احمد صاحب انگلینڈ انجینئر ربوہ۔

ڈھاکہ میں یوم مصلح موعود کی تقریب پر کامیاب جلسہ

ڈھاکہ کی انجمن احمدیہ کے زیر انتظام امسال یوم مصلح موعود نہایت شاندار طریقہ سے منایا گیا۔ شہر میں دفعہ ۱۴۴ نافذ ہونے کی وجہ سے ہم کو ضلع مجسٹریٹ سے ۱۹ فروری کو جلسہ کی اجازت ملی اجازت ملتے ہی دعوتی کارڈ شائع کئے گئے۔ اخباروں میں بھی اعلان بھجوائے گئے۔ چنانچہ دوسرے دن شہر کے مختلف روزناموں میں ہمارے جلسہ کا اعلان شائع ہو گیا۔ دارالتبلیغ کے احاطہ کو جھنڈیوں سے سجایا گیا۔ ہم نے خاص خاص مہمانوں کو دعوت دی اور ایک اعلیٰ طریقہ پر ٹی پارٹی کا بندوبست کیا۔ غیر احمدی اور بہت سے غیر مسلم احباب نے جلسہ میں شرکت کی

جلسہ کی صدارت حضرت مرزا ظفر احمد صاحب نے فرمائی۔ مقررین میں مندرجہ ذیل دوستوں کے نام قابل ذکر ہیں۔ مولوی محمد مصطفےٰ علی صاحب۔ مہاشہ محمد عمر صاحب۔ مولوی رحمت علی صاحب قاضی خلیل الرحمن صاحب خادم۔ مولوی احسان اللہ سیکدار صاحب۔

حاضری تقریباً پانصد کے قریب تھی۔ جس میں تقریباً ڈیڑھ سو خاص مہمان تھے جلسہ میں لاؤڈ سپیکر کا بھی انتظام تھا۔ باوجود اس کے کہ وقت بہت تنگ تھا۔ پھر بھی خلاف توقع جلسہ نہایت کامیابی سے ختم ہوا۔ جلسہ کے اختتام پر غیر احمدی دوستوں میں سلسلہ کا بنگلہ لٹریچر بھی تقسیم کیا گیا۔ دعا ہے کہ خداوند کریم ہم کو آئندہ زیادہ سے زیادہ دین کی خدمت کرنے کی توفیق عطاء فرمائے۔ آمین۔

(جنرل سیکرٹری)

جماعتوں میں لائبریریاں قائم کی جائیں

حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالےٰ نے اس جلسہ سالانہ کے موقعہ پر اہم جماعتوں میں لائبریریاں قائم کرنے کا ارشاد فرمایا ہے۔ حضور ایدہ اللہ تعالےٰ کا منشاء ہے کہ یہ لائبریریاں زیادہ سے زیادہ تعداد میں قائم کی جائیں۔ اس اہم اور اتنے بڑے کام کے لئے احباب و جماعتوں کے تعاون کی ضرورت ہے۔

اور وہ اس رنگ میں کہ

احباب بدستور سابق صیغہ نشر و اشاعت کی مالی امداد کرتے رہیں۔ جوں جوں اس میں سرمایہ جمع ہوتا جائے گا کتب خرید کر اہم اور ضروری مقامات پر لائبریریاں قائم کی جائیں گی اور آئندہ جو بھی نئی کتاب شائع ہوگی تمام لائبریریوں کو مہیا کی جایا کرے گی۔

لائبریریاں وہاں قائم کی جائیں گی جہاں مبلغ ہوں۔ اور جہاں کوئی مبلغ نہیں وہاں کی جماعت کے لئے ضروری ہوگا کہ کتابوں کی حفاظت کا ذمہ لے۔

لائبریری کے لئے جماعت کو ایسی جگہ کا انتظام کرنا ہوگا جہاں تعلیم یافتہ طبقہ زیادہ سے زیادہ استفادہ حاصل کر سکے۔

(ناظر دعوۃ و تبلیغ ربوہ)

رسالہ مصباح کے ایجنٹ صاحبان

(۱) مکرمی محمد یٰسین صاحب ایجنٹ نیوز پیپرز 44/E ایڈورڈ روڈ راولپنڈی۔

(۲) مکرمی محمود احمد صاحب قریشی نمبر 68/8 کلفٹن روڈ کراچی نمبر 5

(۳) مکرمی مولا بخش صاحب احمدی ارباب روڈ کوارٹرز ریڈیو پشاور چھاؤنی۔

(۴) مکرمی عبد الرحمٰن خان صاحب ایجنٹ اخبارات احمدیہ معرفت پاکستان میڈیکل سٹور طوغی روڈ کوئٹہ۔

(۵) مکرمی ایجنٹ نیوز ایجنسی ماڈل ٹاؤن لاہور۔

نیز باقی شہروں کیلئے ہمیں ایجنٹوں کی فوری ضرورت ہے۔ ضرورتمند احباب دفتر مصباح سے ایجنسی کے کوائف دریافت کریں۔

(رشید مدیرہ مصباح)

دعوت ولیمہ

مورخہ ۲۸ فروری ۱۹۵۵ء کو مکرم ماسٹر عطا محمد صاحب پروفیسر جامعۃ المبشرین ربوہ نے اپنے مکان میں اپنے ولیمہ کی دعوت دی جس میں جامعۃ المبشرین کے اساتذہ کرام اور بعض دوسرے بزرگوں نے شرکت فرمائی ماسٹر صاحب موصوف کا نکاح ۲۲ فروری ۱۹۵۵ء کو عائشہ بیگم صاحبہ بنت عبد اللہ صاحب سے دو ہزار روپیہ حق مہر پر حکیم عبد العزیز صاحب نے پڑھا تھا۔ دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ اس تعلق کو جانبین کیلئے مبارک کرے۔ آمین

تصحیح

خدام الاحمدیہ شہر سیالکوٹ کی رپورٹ بابت توسیع اخبار فنڈ ۵ مارچ کے الفضل میں چھپی تھی کہ خدام الاحمدیہ کے ایک وفد نے توسیع اخبار کے لئے مبلغ ۶۱/۰ روپے نقد اور ۳۵/ روپے کے وعدے لئے ہیں۔ دراصل ۴۱/ روپے نقد اور ۳۵/ روپے کے وعدے ہوئے تھے۔ احباب تصحیح فرمالیں۔

معتمد خدام الاحمدیہ شہر سیالکوٹ

آپ کا نام کِس کِس شق کے ماتحت آتا ہے؟

تعمیر مساجد بیرون پاکستان کے لئے چندے کی مندرجہ ذیل شرحیں حضور ایدہ اللہ تعالیٰ نے مقرر فرمائی ہیں:۔

شق نمبر ۱ ملازمین احباب کے لئے
ا۔ پہلی دفعہ ملازمت ملنے پر پہلی تنخواہ کا دسواں حصہ
ب۔ سالانہ ترقی ملنے پر ایک ماہ کی ترقی کی رقم

شق نمبر ۲ زمیندار احباب کے لئے
ا۔ دس ایکڑ سے کم زمین کے مالک بحساب ۱ر فی ایکڑ
ب۔ دس ایکڑ اور اس سے زیادہ کے مالک ۲ر ” ”
ج۔ دس ایکڑ سے کم زمین کے مزارع ۰ر فی ایکڑ
د۔ دس ایکڑ اور اس سے زیادہ زمین کے مزارع ۱ر ” ”

شق نمبر ۳ تاجروں کیلئے بڑے تجار مثلاً منڈیوں کے آڑھتی اور کارخانوں والے — ہر ماہ کے پہلے دن کے پہلے سودے کا پورا منافع۔

شق نمبر ۴ صناع۔ لوہار۔ بڑھئی نیز مزدوری پیشہ احباب کے لئے — ہر ماہ کے پہلے دن یا کسی مقرر کردہ دن کی مزدوری کا دسواں حصہ۔

شق نمبر ۵۔ وکلاء۔ ڈاکٹر صاحبان کے لئے
ا۔ پچھلے سال کی کل آمد سے موجودہ سال کی کل آمد کی زیادتی کا دسواں حصہ۔
ب۔ نیز ہر سال کے ماہ مئی کی آمد کا پانچ فیصدی

شق نمبر ۶ ٹھیکیدار اصحاب کیلئے — سال کے مجموعی منافع کا ایک فیصدی۔

شق نمبر ۷ لجنہ اماءاللہ — حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالےٰ بنصرہ العزیز کے ڈیڑھ لاکھ روپیہ کے مطالبہ پر اپنی وعدہ کردہ رقم (برائے مسجد ہالینڈ)

شق نمبر ۸ خوشی کی تقاریب پر — یعنی نکاح۔ شادی۔ بچے کی پیدائش۔ مکان کی تعمیر۔ امتحان میں کامیابی وغیرہ پر حسب اخلاص و استطاعت

حضور ایدہ اللہ تعالےٰ بنصرہ العزیز کے مندرجہ بالا ارشادات کی تعمیل میں جلدی کیجئے! سابقت فرمائیے اور جنت میں گھر بنائیے

(وکیل المال تحریک جدید ربوہ)

(۱) انعامی مضمون

مصباح کے سالانہ نمبر میں مضمون بعنوان "سیدنا حضرت مسیح موعودؑ کی بعثت کی غرض" مقرر کیا گیا ہے۔ ہر پڑھی لکھی بہن کو انعامی مقابلہ میں شرکت کی دعوت دی جاتی ہے۔ جس بہن کا مضمون سب سے بہتر ہوگا اسے انعام دیا جائے گا اور یہ مضمون مصباح کے "سالانہ نمبر" شمارہ اپریل ۱۹۵۵ء میں شائع ہوگا۔ مضمون کم از کم پندرہ صفحات فل سکیپ پر حاوی ہو۔ انعام دس روپیہ نقد یا بصورت کتب دیا جائے گا۔ مضامین بھیجنے کی آخری تاریخ ۳۰ مارچ ہے۔

مصباح کا سالانہ نمبر

انشاء اللہ تعالےٰ امسال بھی حسب سابق ماہ اپریل میں مصباح کا سالانہ نمبر شائع ہوگا۔ تمام صاحب قلم بہنوں اور بھائیوں سے گذارش ہے کہ وہ اپنے قیمتی معلومات عنایت فرما کر مشکور فرمائیں نیز شعراء کرام بھی اپنے کلام سے مستفیض فرمائیں۔

(مدیرہ مصباح)

احباب الفضل کی توسیع اشاعت میں حصہ لیں

احباب جماعت کی خدمت میں گزارش ہے کہ:۔

(۱) تمام آسودہ حال دوست الفضل کی خریداری قبول کریں۔

(۲) اللہ تعالےٰ جن کو توفیق دے وہ دوسرے مستحقین کے نام پرچہ جاری کرائیں

(۳) ہر جماعت میں کم از کم ایک روزانہ پرچہ ضرور منگوایا جائے۔

(۴) جن جماعتوں میں کوئی بھی ایسے دوست نہیں جو خود پرچہ خرید سکیں وہ مل کر جماعتی طور پر خریدیں۔

(۵) اگر کوئی چھوٹی جماعت روزانہ پرچہ خرید نہیں سکتی تو کم از کم خطبہ نمبر ضرور خریدے۔

الحمد للہ کہ بعض احباب نے اس طرف توجہ فرمائی ہے۔ مگر ضرورت اس امر کی ہے کہ جماعتوں میں الفضل کی زیادہ سے زیادہ اشاعت ہو۔ اور کوئی جماعت ایسی نہ رہے۔ جہاں الفضل نہ جاتا ہو۔

(نظارت دعوۃ و تبلیغ ربوہ)

وصایا

نوٹ:- وصایا منظوری سے پہلے اس لئے شائع کی جاتی ہیں تاکہ اگر کسی کو کوئی اعتراض ہو تو وہ دفتر کو اطلاع کردے۔ دفتر بہشتی مقبرہ

۱۴۱۱۶ ء منکہ عمر حسن زوجہ احمد خان صاحب قوم راجپوت پیشہ زراعت عمر ۲۵ سال پیدائشی احمدی ساکن چک ۱۰۹ گ ب۔ ڈاکخانہ خاص ضلع لائلپور بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۲/۵۵ حسب ذیل وصیت کرتی ہوں۔ میری جائیداد حق مہر مبلغ ایک ہزار روپیہ بذمہ خاوند ہے۔ اور زیور طلائی وزنی تین تولہ قیمتی ۳۰۰/- روپے۔ زیور نقرئی وزنی ۵۵ تولہ قیمتی ۸۲/۸/- روپے۔ کل میزان ۱۳۹۲/۸/- ہیں اس کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتی ہوں۔ الامۃ عمر حسن موصیہ بقلم خود گواہ شد عبد الغنی خاں۔ گواہ شد احمد خاں خاوند موصیہ۔ گواہ شد سید ولایت شاہ انسپکٹر وصایا۔ گواہ شد مہر خاں پریذیڈنٹ چک ۱۰۹

۱۴۱۱۲ ء منکہ فاطمہ بیگم زوجہ ڈاکٹر محمد حسین صاحب قوم راجپوت عمر ۳۰ سال پیدائشی احمدی چک ۱۰۹ گ ب۔ ڈاکخانہ خاص ضلع لائلپور بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۶ ۲/۵۵ حسب ذیل وصیت کرتی ہوں۔ میری جائیداد اس وقت حق مہر مبلغ ۵۰۰/- روپیہ اور زیور طلائی ۲ ۱/۲ تولہ قیمتی ۲۲۵/- زیور نقرئی ۱۷ تولہ قیمتی ۵۱/- روپے۔ کل میزان ۷۷۶/- روپے ہوتے ہیں۔ اس کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتی ہوں۔ میرے مرنے پر جس قدر جائیداد ثابت ہو۔ اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ الامۃ فاطمہ بیگم موصیہ بقلم خود۔ گواہ شد عبد الحی برادر موصیہ۔ گواہ شد سید ولایت شاہ انسپکٹر وصایا۔ گواہ شد مہر خاں پریذیڈنٹ چک ۱۰۹ گ ب۔ راقم الحروف عبد الغنی جنرل سکرٹری چک ۱۰۹

۱۳۶۵۸ ء منکہ اللہ داد ولد چودھری نواب خاں صاحب قوم جٹ ڈھلوال پیشہ کاشتکاری عمر ۶۵ سال ساکن چک ۵۱۹ گ ب ڈاکخانہ گگو منڈی ضلع لائلپور۔ بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۱۶ ۹/۵۳ حسب ذیل وصیت کرتا ہوں۔ میری اس وقت کوئی جائیداد نہیں۔ عارضی مستقل الاٹمنٹ کے سلسلہ میں سرکار کی طرف سے مجھے ۱۲ کنال زمین برائے کاشت ملی ہے۔ اس لئے اس کی پیداوار جو ۲۰۰/- روپیہ سالانہ ہے۔ کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتا ہوں۔ میرے مرنے پر جس قدر میری جائیداد ثابت ہو۔ اس کے ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ العبد اللہ داد موصی نشان انگوٹھا۔ گواہ شد مبارک علی چک ۵۱۹ گ ب۔ گواہ شد سید ولایت شاہ انسپکٹر وصایا۔

۱۳۵۳۱ ء منکہ احمد بی بی بیوہ محمد خاں قوم اوان عمر ۷۰ سال بیعت ۱۹۲۳ء ساکن بھرڑ تھانوالہ ڈاکخانہ کوٹلی لوہاراں ضلع سیالکوٹ بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۱۹ ۱۱/۵۲ حسب ذیل وصیت کرتی ہوں میری موجودہ جائیداد حسب ذیل ہے۔ مہر یکصد روپیہ اس کے ۱/۹ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتی ہوں۔ میرے مرنے پر جس قدر جائیداد ثابت ہو۔ اس کے بھی ۱/۹ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ الامۃ احمد بی بی موصیہ نشان انگوٹھا گواہ شد علی محمد موصی وصایا۔ گواہ شد اللہ دتا سکرٹری مال بھرڑ تھانوالہ۔

۱۴۱۳۷ ء منکہ عائشہ بیگم زوجہ چودھری فضل الرحمٰن صاحب جٹ باجوہ عمر ۴۰ سال پیدائشی احمدی ساکن پولا مہاراں ڈاکخانہ چنڈ کے جاٹاں ضلع سیالکوٹ بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۲۳ ۲/۵۵ حسب ذیل وصیت کرتی ہوں۔ میری جائیداد حق مہر ۵۰۰/- روپے بذمہ خاوند ہے۔ زیور طلائی وزنی تین تولے قیمت ۳۰۰/- روپے۔ کل میزان ۸۰۰/- روپے ہے ہیں اس کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتی ہوں۔ نیز میرے مرنے پر جو جائیداد ثابت ہو۔ اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ الامۃ عائشہ بیگم موصیہ بقلم خود محلہ اسلام پورہ ٹوبہ ٹیک سنگھ۔ گواہ شد سید ولایت شاہ انسپکٹر وصایا۔ گواہ شد فضل الرحمٰن خاوند موصیہ۔

نمبر ۹۱۸۲:- منکہ رحمت بیگم زوجہ چودھری اللہ داد صاحب قوم کھٹانہ راجپوت عمر ۳۲ سال پیدائشی احمدی ساکن دسمعیلیہ ڈاکخانہ کھاریاں گھسیٹ پور ضلع گجرات بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۱۳ ۱۱/۵۴ حسب ذیل وصیت کرتی ہوں۔ میری جائیداد مندرجہ ذیل ہے۔ پہنچیاں وزنی ۵ تولہ قیمتی ۳۵۰/- روپے کانٹے وزنی ۳ تولہ قیمتی ۲۱۰/- روپے۔ ہار (گانی) وزنی ۱ ۱/۲ تولہ قیمتی ۱۰۵/- روپے اس کے علاوہ نقد ۲۰۰/- روپیہ اور مہر مبلغ ۲۰۰/- روپے بذمہ خاوند۔ کل ۱۰۶۵/- روپے۔ اس کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتی ہوں۔ میرے مرنے پر جس قدر جائیداد ثابت ہو اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ الامۃ رحمت بیگم بقلم خود۔

گواہ شد محمد اسمٰعیل خالد برادر موصیہ۔ گواہ شد اللہ داد خاں خاوند موصیہ۔ گواہ شد محمد ابراہیم والد موصیہ۔

نمبر ۱۴۱۲۹:- منکہ سردار بیگم زوجہ حوالدار نیاز احمد خاں صاحب قوم راجپوت پیشہ زراعت عمر اڑتالیس سال پیدائشی احمدی ساکن چک ۸۴ ج ب ڈاکخانہ خاص ضلع لائلپور بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۱۰ ۲/۵۵ حسب ذیل وصیت کرتی ہوں۔ میری جائیداد اس وقت مہر ۷۰۰/- روپے ہے جو میں نے وصول کر لیا ہے۔ زیور طلائی وزنی ایک تولہ قیمتی یکصد روپیہ۔ میں اس کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتی ہوں۔ میرے مرنے پر جس قدر جائیداد ثابت ہو اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی۔ میں نے ۸۰/- روپے ادا کر دیئے ہیں۔ الامۃ سردار بیگم موصیہ نشان انگوٹھا۔ گواہ شد بوٹے خاں سکرٹری مال چک ۸۴ لائلپور۔ گواہ شد نیاز احمد خاں خاوند موصیہ۔

نمبر ۱۳۶۴۹:- منکہ محمد اسمٰعیل ولد چودھری سردار خاں صاحب قوم کاہلوں جٹ پیشہ زمیندارہ عمر ۲۵ سال بیعت ۱۹۴۵ء بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۲۱ ۹/۵۳ حسب ذیل وصیت کرتا ہوں۔ میری موجودہ جائیداد حسب ذیل ہے۔ جائیداد اراضی ۱۰ کنال نہری قیمتی ۱۲۵۰/- روپے ہے اس کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتا ہوں۔ میرے مرنے پر جس قدر جائیداد ثابت ہو اس کے بھی دسویں حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ العبد محمد اسمٰعیل موصی نشان انگوٹھا۔ گواہ شد محمد ابراہیم بقلم خود برادر حقیقی۔ گواہ شد سید ولایت شاہ انسپکٹر وصایا۔

نمبر ۱۴۱۳۸:- منکہ رضیہ بیگم زوجہ چودھری عبد الرحیم نذیر صاحب قوم راجپوت عمر ۳۲ سال پیدائشی احمدی ساکن جڑانوالہ ضلع لائلپور۔ بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۱۴ ۱۲/۵۴ حسب ذیل وصیت کرتی ہوں۔ میری جائیداد اس وقت حسب ذیل ہے حق مہر بذمہ خاوند مبلغ ۵۰۰/- روپے ہے۔ زیور طلائی وزنی ۱۳ ۱/۲ تولہ قیمتی ۱۳۰۰/- روپے۔ زیور نقرئی ۴۰ تولے قیمتی ۶۰/- روپے۔ کل ۱۸۶۰/- روپے ہیں اس کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتی ہوں۔ نیز مجھے اپنے ماں باپ کے ترکہ سے کچھ اراضی ملنے والی ہے اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی۔ میرے مرنے پر جس قدر جائیداد ثابت ہو اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔

الامۃ رضیہ بیگم موصیہ بقلم خود۔
گواہ شد عبد الرحیم نذیر خاوند موصیہ۔
گواہ شد سید ولایت شاہ انسپکٹر وصایا۔
گواہ شد۔ محمد حسین خاں چاب کمیشن شاپ
محلہ منڈی جڑانوالہ۔

نمبر ۱۳۶۶۳:- منکہ ناظر حسین ولد سائیں دتا۔ قوم شیخ احمدی پیشہ مزدوری۔ عمر ۳۰ سال۔ بیعت ۱۹۵۲ء ساکن دھیرو کے چک ۲۳۴ ج ب۔ ڈاکخانہ چک جھمرہ تیانیاں ۲۳۴ ضلع لائلپور۔ بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۲۱ ۹/۵۳ حسب ذیل وصیت کرتا ہوں۔ میری اس وقت کوئی جائیداد نہیں۔ میرا گذارہ مزدوری پر ہے جو سالانہ قریباً ۳۰۰/- روپے ہے۔ میں تازیست اپنی آمد کا ۱/۱۰ حصہ داخل خزانہ صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتا رہوں گا۔ میرے مرنے پر جس قدر جائیداد ثابت ہو اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔
العبد:- ناظر حسین موصی بقلم خود
گواہ شد سید ولایت شاہ انسپکٹر وصایا۔
گواہ شد:- محمد ابراہیم بقلم خود۔

نمبر ۱۳۵۷۵:- منکہ مصلح الدین احمد ولد حضرت مولانا غلام رسول صاحب راجیکی۔ قوم وڑائچ جٹ۔ پیشہ ملازمت۔ عمر ۴۱ سال۔ پیدائشی احمدی ساکن ربوہ ڈاکخانہ ربوہ ضلع جھنگ صوبہ پنجاب بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۱۲ ۳/۵۲ حسب ذیل وصیت کرتا ہوں۔

میری اس وقت کوئی جائیداد منقولہ اور غیر منقولہ نہیں ہے۔ صرف ۷۶/- روپے تنخواہ معہ الاؤنس صدر انجمن احمدیہ ربوہ سے ماہوار ملتے ہیں۔ اس کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ ضلع جھنگ پاکستان کرتا ہوں۔ اگر میری زندگی میں یا مرنے کے بعد کوئی اور جائیداد ثابت ہو تو اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی۔

المُوصی مصلح الدین احمد وڑائچ راجیکی۔ کلرک نظارت بہشتی مقبرہ ربوہ ضلع جھنگ۔
گواہ شد سید ولایت شاہ انسپکٹر وصایا۔
گواہ شد غلام رسول راجیکی والد موصی۔

نہرو علی ملاقات ملتوی

نئی دہلی ۱۵ مارچ۔ ہندوستان کی تجویز پر پاکستان اور ہندوستان کے وزرائے اعظم کی ملاقات ملتوی کر دی گئی ہے۔ اب یہ ملاقات بنڈونگ میں ایشیائی افریقی کانفرنس کے بعد ہوگی۔ یاد رہے اس سے قبل یہ ملاقات ۲۸ مارچ کو ہونے والی تھی۔

شکر کا سب سے بڑا کارخانہ

کراچی ۱۵ مارچ۔ گورنر پنجاب میاں مشتاق احمد گورمانی جمعہ کو جوہر آباد میں شکر کے سب سے بڑے کارخانہ کا افتتاح کریں گے۔ اس کارخانہ کی تعمیر پر ایک کروڑ روپے کی لاگت آئیگی۔ یہ کارخانہ پاکستان کی صنعتی ترقیاتی کارپوریشن نے قائم کیا ہے۔ اور یہ ہر سال دس سے بارہ ہزار ٹن چینی تیار کرے گا۔ بعد ازاں یہ مقدار پندرہ ہزار ٹن سالانہ تک پہنچ جائیگی۔

زلزلہ سے متاثرہ علاقوں میں مجلس خدام الاحمدیہ کوئٹہ کی امدادی مساعی

خدام نے کھانے پینے کی اشیاء اور دوائیں تقسیم کرنے کے علاوہ غرباء کے مکان تعمیر کرنے میں بھی مدد کی

کوئٹہ (بذریعہ ڈاک) کوئٹہ کے حالیہ زلزلوں میں جن لوگوں کو نقصان پہنچا ہے مجلس خدام الاحمدیہ کوئٹہ کی طرف سے انہیں ہر ممکن امداد پہنچانے کی پوری کوشش کی جا رہی ہے اور مجلس کی امدادی پارٹیاں حتی الامکان متاثرہ علاقوں میں جا جا کر کھانے پینے کی اشیاء اور دوائیں وغیرہ مفت تقسیم کرنے کے علاوہ گرے ہوئے مکانوں کو از سر نو تعمیر کرنے میں بھی اپنے مصیبت زدہ بھائیوں کی ہر ممکن امداد کر رہی ہیں۔

چنانچہ مکرم جناب محمد حنیف صاحب قائد مجلس خدام الاحمدیہ کوئٹہ نے جناب حسن محمد خان صاحب عارف مہتمم خدمت خلق مجلس مرکزیہ کی وساطت سے جو رپورٹ بھجوائی ہے اس میں وہ تحریر فرماتے ہیں کہ مورخہ ۷ مارچ کو ۲۷ خدام کی ایک پارٹی نے موضع کلی غالموں میں وسیع پیمانے پر کھانے پینے کی خشک اشیاء کے علاوہ پکی ہوئی روٹیاں بھی تقسیم کیں اور ڈاکٹر منیر احمد صاحب خالد نے جو پارٹی کے ہمراہ تشریف لے گئے تھے ساٹھ کے قریب مریضوں کا معائنہ کر کے انہیں حسب ضرورت دوائیں دیں۔ علاوہ ازیں خدام نے دو مکانوں کی از سر نو تعمیر میں گاؤں والوں کا ہاتھ بٹایا۔ پہلے ان مکانوں کی گری ہوئی دیواروں کا کئی ٹن ملبہ اٹھا کر جگہ کو ہموار کیا گیا۔ پھر گیلیوں کو زمین میں گاڑ کر اس پوزیشن میں کھڑا کیا گیا کہ ان پر شیڈ ڈالا جا سکے۔ ایک مکان کیلئے خدام قریباً ایک فرلانگ کے فاصلے سے تین نہایت وزنی آہنی قینچیاں اٹھا کر لائے۔ قینچیاں گیلیوں پر لگا کر ان پر شیڈ ڈالنا تھا۔ لیکن چونکہ مالک مکان کے پاس شیڈ کا مکمل سامان موجود نہیں تھا اس لئے شیڈ کی تکمیل کو آئندہ اتوار تک ملتوی کرنا پڑا۔ اسی طرح محمد عظیم نامی ایک غریب شخص کے مکان کا ملبہ صاف کر کے گیلیاں زمین میں گاڑ کر کھڑی کی گئیں۔ اور اسے یقین دلایا گیا کہ جب وہ مزید سامان فراہم کرے گا تو خدام ایک مرتبہ پھر آ کر اس کا مکان مکمل کر دیں گے۔ خدام نے صبح گیارہ بجے سے چار بجے تک ان دو مکانوں کی تعمیر میں بڑی محنت اور جانفشانی سے حصہ لیا۔ خدام کھانے پینے کی اشیاء روٹیوں اور دواؤں کے علاوہ ۲۵ عدد خالی بوریاں بھی جو بہت اچھی حالت میں تھیں اپنے ساتھ لے گئے تھے تاکہ ان غریبوں کو پردے اور سائبان وغیرہ کے لئے دے سکیں جو معمولی قسم کی عارضی جھونپڑیوں میں ٹھہرے ہوئے ہیں۔ گاؤں کے نمبردار احمد شاہ صاحب کی درخواست پر ان میں سے بیس بوریاں گاؤں کی مسجد کو دی گئیں تاکہ وہ انہیں سی کر جھونپڑی کے گرد پردہ کے طور پر استعمال کر سکے۔ خدام کی اس امدادی پارٹی کے ساتھ متعدد مستری صاحبان بھی تھے۔ جن میں سے بعض مجلس انصار اللہ سے تعلق رکھتے تھے جنہوں نے امیر مقامی مکرم میاں بشیر احمد صاحب کی تحریک پر اپنی خدمات پیش کی تھیں۔ ان تمام مستری صاحبان نے دیگر خدام کے ساتھ مل کر مکانوں کی تعمیر کے سلسلہ میں بہت محنت سے کام کیا اللہ تعالیٰ ان سب کو جزائے خیر عطا فرمائے۔ مجلس کی طرف سے یہ امدادی سرگرمیاں بفضلہ تعالیٰ جاری ہیں۔

حضرت خواجہ عبدالرحمن صاحب کی وفات

انا للہ وانا الیہ راجعون

میرے خسر محترم حضرت خواجہ عبدالرحمن صاحب صحابی امرتسری ریٹائرڈ ہیڈ ماسٹر گورنمنٹ ہائی سکول مورخہ ۱۰ مارچ بروز جمعرات بوقت تین بج کر دس منٹ پر ایک سال کی علالت کے بعد اپنے حقیقی مولا سے جا ملے۔ تابوت ربوہ لایا گیا اور مورخہ ۱۱ مارچ کو بعد نماز جمعہ جنازہ حضرت مرزا بشیر احمد صاحب مدظلہ العالی نے پڑھائی اور مرحوم کو مقبرہ بہشتی کے قطعہ صحابہ میں دفن کیا گیا۔ حضرت میاں صاحب نے کندھا بھی دیا اور تدفین کے بعد قبر پر دعا فرمائی۔ احباب مرحوم کے بلندی درجات کیلئے دعا فرمائیں۔

سید ظہور احمد شاہ اسسٹنٹ پروفیسر ویٹرنری کالج لاہور

تونس کو خود مختاری دینے کے سلسلہ میں آج پیرس میں بات چیت

دوبارہ شروع ہو رہی ہے

پیرس ۱۵ مارچ۔ کل یہاں تونس اور فرانس کے رہنماؤں کے درمیان تونس کو داخلی خود مختاری دینے کے سلسلہ میں بات چیت پھر شروع ہو رہی ہے۔ تونس کے وزیر اعظم مسٹر طاہر بن عمر اپنی کابینہ کے دوسرے ارکان کے ہمراہ کل پیرس پہنچ گئے ہیں۔ ہوائی اڈے پر اخباری نمائندوں سے بات چیت کرتے ہوئے کہا۔ کہ مجھے امید ہے کہ فرانسیسی رہنماؤں سے ہماری بات چیت کامیاب رہے گی۔ فرانسیسی کابینہ کا ایک اجلاس بھی کل وزیر اعظم فرانس کی صدارت میں ہوا جس میں اس سوال پر غور کیا گیا۔ کہ تونس کو داخلی خود مختاری دینے کی بات چیت شروع ہو رہی ہے اس میں فرانس کی پوزیشن کیا ہوگی۔ تونس کو داخلی خود مختاری دینے کی بات چیت گذشتہ ماہ موسیو ماندیسے فرانس کی کابینہ اور تونسی رہنماؤں کے درمیان شروع ہوئی تھی لیکن موسیو ماندیس فرانس کے استعفیٰ کے بعد یہ بات چیت رک گئی تھی۔ جو پارٹی آج کل برسر اقتدار ہے اس کا یہ خیال ہے۔ کہ تونس کو داخلی خود مختاری صرف اسی صورت میں دینی چاہیئے۔ جبکہ تونس میں مقیم فرانسیسی باشندوں کی جان و مال کی حفاظت کا یقین دلایا جائے۔

ابوالاعلیٰ مودودی اور نیازی کو

دسمبر میں رہا کر دیا جائیگا

لاہور ۱۵ مارچ۔ پنجاب کے وزیر جیل چودھری علی اکبر خاں نے کل ایوان کو بتایا کہ سید ابوالاعلیٰ مودودی اور خان عبدالستار خاں نیازی اس سال بالترتیب ۱۰ اور ۱۳ دسمبر کو شاید رہا کر دیئے جائیں گے۔ بشرطیکہ ان میں سے ہر ایک جیل کے قواعد کے مطابق قبل از وقت رہائی کے مستحق ہوں — یہ بیان دینے سے قبل چودھری علی اکبر نے کہا۔ کہ کسی قیدی کی رہائی کی صحیح تاریخ کا حساب اس میعاد کو محفوظ رکھ کر لگایا جاتا ہے۔ جس کی قید معاف کر دی جاتی ہے۔ اس لئے ان دونوں قیدیوں کی رہائی کی صحیح تاریخ بتانا میرے لئے ممکن نہیں ہے۔ انہوں نے بتایا کہ ان دونوں کی قید کی میعاد کم کر کے تین سال کر دی گئی ہے۔

السید عبدالحمید الخطیب کی خدمات

کا اعتراف

کراچی ۱۵ مارچ۔ پاکستان میں سعودی عرب کے سابق سفیر سید عبدالحمید الخطیب کے اعزاز میں مسٹر محمد علی نے کل ظہرانہ دیا۔ جس میں ان کی خدمات کا اعتراف کرتے ہوئے کہا، کہ دونوں ممالک کے درمیان خیر سگالی اور دوستی بڑھانے میں انہوں نے نہایت شاندار کام کیا ہے۔ دونوں ممالک مذہب۔ رسم و رواج اور تہذیب کے لحاظ سے آپس میں ملے ہوئے ہیں۔ مسٹر محمد علی نے کہا۔ کہ سعودی عرب کے ساتھ ہمارے نہایت دوستانہ تعلقات ہیں۔ اور اس کا سہرا مسٹر خطیب کے سر ہے۔

کراچی میں ایک اور جماعت کا قیام

کراچی ۱۵ مارچ۔ مقامی علماء اور سیاسی رہنماؤں نے "تجدید پارٹی" کے نام سے ایک نئی جماعت قائم کی ہے۔ جس کا مقصد مذہبی۔ انقلابی نظریات کو اجاگر کرنا اور مذہب کے بارے میں موجودہ جمود۔ مایوسی اور ذہنی تعطل کو ختم کرنا ہے۔ یہ جماعت چاہتی ہے کہ موجودہ تقاضوں کی روشنی میں احیائے اسلام کی تحریک شروع کی جائے۔ مولانا ظہیر قاسمی کو صدر اصلح الحسینی کو جنرل سکرٹری اور مسٹر اے۔ ایم قریشی خزانچی منتخب کئے گئے۔

عراق اور شام کے رہنما ترک عراقی معاہدے پر بات چیت کریں گے

بغداد ۱۵ مارچ۔ شام کا ایک سرکاری وفد وزیر خارجہ مسٹر خالد الاعظم کی قیادت میں عراقی لیڈروں سے مشرق وسطیٰ کے دفاع اور عربوں کے مجوزہ اجتماعی تحفظ کے نئے معاہدے کے سلسلے میں بات چیت کے لئے کل بغداد پہنچ گیا ہے۔ شام اور مصر کے درمیان حال ہی میں جو معاہدہ ہوا ہے۔ عراقی اور شامی لیڈروں کے درمیان اس پر بھی بات چیت کی جائے گی۔ عراق کے ایک سابق وزیر اعظم ڈاکٹر فاضل جمالی بھی کل بیروت سے واپس بغداد پہنچ گئے ہیں۔ اور وہ عراقی ترک دفاعی معاہدہ اور عربوں کے اجتماعی تحفظ کے مجوزہ معاہدہ پر لبنانی رہنماؤں سے بات چیت کرنے کے لئے بیروت گئے ہوئے تھے بغداد کے ہوائی اڈہ پر اخباری نمائندوں سے بات چیت کرتے ہوئے انہوں نے کہا۔ کہ لبنانی راہنماؤں کے ساتھ میری بات چیت نہایت کامیاب رہی ہے۔

پرتگال سے تجارت بڑھانے کی اپیل

کراچی ۱۵ مارچ۔ پاکستان پرتگال کلچرل ایسوسی ایشن کے صدر مسٹر سرفراز خاں نے پاکستانی تاجروں سے اپیل کی ہے۔ کہ وہ پرتگال اور اس کی نوآبادیوں سے تجارتی تعلقات استوار کریں۔ انہوں نے کہا۔ کہ پرتگالی نوآبادیوں کے تاجر پاکستان سے تجارت کرنے کے خواہاں ہیں۔